یا اللہ جل جلالہ   بسم اللہ الرحمن الرحیم   یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

عصاء پکڑنے کی شرعی حیثیت

پیر طریقت، رہبر شریعت، آفتاب ھدایت

حضرت علامہ **سید عبد الحق شاہ** سیفی نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

بالمقابل پیٹرول پمپ، فقیر کالونی، اورنگی ٹاؤن، کراچی

یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ۝

عصاء پکڑنے کی شرعی حیثیت

پیر طریقت، رہبر شریعت، آفتاب ھدایت

حضرت علامہ **سید عبد الحق شاہ** سیفی نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

بالمقابل پیٹرول پمپ، فقیر کالونی، اورنگی ٹاؤن، کراچی

المشاورة الراشدة للطلبة البررة

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد قال عليه الصلوة والسلام الدين النصيحة لله ولرسوله وعن ابن سيرين قال ان هذا العلم دين فانظروا عمن تاخذون دينكم رواه مسلم مشكوة ص ٣٧ وقال في المواهب اللدنية شرح شمائل الترمذي للشيخ ابراهيم بن محمد البيجوري في ص ٢١٦ في شرح قول ابن سيرين قال هذا الحديث دين فانظروا عمن تاخذون دينكم بقوله هذا الحديث اي ما جاء به المصطفى صلى الله عليه وسلم لتعليم امته وقوله دين اي معتدين به لانه يجب ان يتدين به قوله فانظروا الخ اي تاملوا عمن تروون دينكم فلا تروه الا عمن تحققتم اهليته بان يكون من العدول الثقات المتقنين وفي رواية الديلمي عن ابن عمر مرفوعا العلم دين والصلوة دين فانظروا عمن تاخذون هذا العلم وكيف تصلون هذه الصلوة فانكم تسألون يوم القيمة وفي الجامع الصغير ان هذا العلم دين فانظروا عمن تاخذون دينكم وهذا العلم المراد به العلم الشرعي الصادق بالتفسير والحديث والفقه لا شك ان هذه الثلاثة هي الدين وما عداها تابع لها مقاصد وللخطيب وغيره عن الحبر مرفوعا لا تاخذوا الحديث الا عمن تجيزون شهادته وروى ابن عساكر عن الامام مالك رضي الله عنه لا تحمل العلم عن اهل البدع ولا تحمله عمن لم يعرف بالطلب ولا عمن يكذب في حديث الناس ان كان لا يكذب في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي المسلم ص ١٢ وقال محمد سمعت عبد الله بن المبارك يقول على رؤس الناس دعوا حديث عمرو بن ثابت فانه كان يسب السلف لهذا ينبغي للطلبة ان ينظروا الى حال المعلم ان وجدوه متبعا للسنة والمذهب الحنفية ان ياخذوا منه العلم وان وجدوه غير مقلد او متبعا الفرق الضالة المضلة ان يحترزوا منه كمال الاحتراز ومن يترجم القرآن مخالفا للسلف من المجتهدين والمفسرين ويترجم موافقا للوهابيين والخوارج فاياكم واياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم يا ايها الطلبة الخلان فاحفظنا يا الله من عقائد الباطلة الضالة المضلة وعقائد توابعهم واشباههم آمين والحمد لله رب العلمين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماءِ اہلِ سنت والجماعت اس مسئلہ میں کہ عصا پکڑنے (خاص کر خطبے کے دوران) کی سنت کا ثبوت موجود ہے یا نہیں؟ بعض لوگ اس کی سُنیت کا انکار کرتے ہیں اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بیّنوا توجروا

المستفتی: صوفی عبدالحلیم صاحب۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب ومنه الصدق والصواب:

علماءِ اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک عصا پکڑنا (خاص کر خطبے کے دوران) سنت ہے۔

اتخاذ سنية العصا

"قوله ﷺ لابن انيس وقد اعطاه عصاه تخصر بها فان المتخصرين فی الجنة"

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عصا عنایت فرمایا اور کہا کہ اس کے ساتھ ٹیک لگاؤ بے شک عصا پر ٹیک لگانے والے جنت میں ہوں گے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الحاوی للفتاویٰ: جلد:۲: صفحہ:۳۶: پر فرماتے ہیں۔"قال ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنه التوکؤ علی العصا من اخلاق الانبیاء وکان النبی ﷺ واصحابه یتوکأ علیها وعنه ﷺ قال العصا علامة المؤمن وسنة الانبیاء ومن خرج فی سفر ومعه عصا من لوذ مرّ امّنه اللّٰه من سبع ضارٍ ولصّ عاص ومن کل ذات حمة حتی یرجع الی اهله وکان معه سبع وسبعون من المعقبات لیستغفرون له حتی یرجع ویضعها وعن

النبی ﷺ من بلغ اربعین سنة ولم یاخذ العصا عدله من الکبر والعجب ''

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عصا پر ٹیک لگانا انبیاء کرام علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے اور نبی اکرم ﷺ عصا پر ٹیک لگایا کرتے تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا عصا مؤمن کی علامت اور سنت انبیاء ہے اور جو سفر کے لئے نکلا اور اس کے ساتھ عصا ہو (جو کڑوے بادام کا ہو) تو اللہ تعالیٰ اسے مضر درندوں اور نافرمان چور سے امن میں رکھتا ہے اور ہر زہریلے جانور سے محفوظ فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اہل وعیال کے پاس لوٹ آئے اور اس کی حفاظت کے لئے ۷۷ فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے لئے استغفار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ لوٹ آئے اور اسے رکھ دے۔ اور نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جو شخص چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے اور عصا نہ لے تو اس نے اپنے آپ کو تکبر کرنے والوں اور خود پسندوں میں شمار کیا۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الحاوی للفتاویٰ: جلد:۲: صفحہ:۴۸: میں سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ ''حدثنا عبد اللہ ابن عاصم الروزی حدثنا یحییٰ بن ھاشم الغسانی عن قتادة عن انسٍ قال قال رسول اللہ ﷺ حمل العصا علامة المؤمن وسنة الانبیاء''

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عصا کا پکڑنا مؤمن کی علامت اور سنتِ انبیاء ہے۔ اور دوسری روایت جو حدیث مرفوع ہے کہ ''وعن الظھری عن سعید بن مسیّب عن ابن عباس رفعه کانت الانبیاء علیھم السلام کلھم متخصرة یتخصرون بھا متواضعًا للہ عز وجل وکان النبی ﷺ یتوکأ علیھا''

ترجمہ: طبری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا روایت کیا ہے تمام انبیاء کرام کے پاس عصا ہوتا تھا جس پر وہ ٹیک لگاتے تھے اللہ کے لئے تواضع کرتے ہوئے اور نبی ﷺ بھی عصا پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔

"واخرج الطبرانی عن عبد اللّٰہ بن انیس انه اقبل الی رسول اللّٰہ ﷺ ومعه عصا یتخصّر بها فناولها ایاه"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے جبکہ حضور ﷺ کے پاس عصا تھا جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے تو آپ ﷺ نے وہ عصا انہیں دے دیا۔

بہت سے حضرات نے عصا کے منافع بیان کئے ہیں جن میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں۔ "قال اذا انتهیت الی رأس بئر فقصر الرشاء وصلته بالعصا واذا اصابنی حرّ الشمس غرزتها فی الارض والقیت علیها ما یظلّنی واذا خفت شیئا من هوام الارض قتلته بها واذا مشیت القیتها علی عاتقی وعلقت علیها القوس والکنانة والمخلاة واقاتل بها السباع عن الغنم"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عصا کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب میں کنویں کے پاس پہنچتا ہوں اور اس کی رسی کم ہو جائے تو اس رسی کو عصا کے ساتھ باندھ کر کنویں میں ڈال دیتا ہوں اور جب مجھے شدید گرمی لگتی ہے تو اس عصا کو زمین میں گاڑ کر اس پر کسی چیز کو ڈال دیتا ہوں تاکہ گرمی سے بچ سکوں اور جب زمینی کیڑے مکوڑوں سے خوف محسوس ہو تو اس عصا سے انہیں مارتا ہوں اور جب چلتا ہوں تو اسے اپنے کندھے پر ڈال لیتا ہوں اور اس پر تیر کمان وغیرہ لٹکا لیتا ہوں اور اس عصا سے درندوں کو مارتا ہوں۔

''وروی عنه میمون بن مهران قال امساک العصا سنة للانبیاء وعلامة للمؤمن''

ترجمہ: میمون بن مہران ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ عصا کا پکڑنا انبیاء کرام کی سنت اور مؤمن کی علامت ہے۔

''قال الحسن البصری فیها ستة خصال سنة للانبیاء وزینة الصلحاء وسلاح علی الاعداء وعون للضعفاء وغمّ المنافقین وزیادة فی الطاعة''

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عصا میں چھ خصلتیں ہیں۔ (۱): انبیاءِ کرام کی سنت۔ (۲): صالحین کی زینت۔ (۳): دشمنوں کے خلاف ہتھیار۔ (۴): کمزوروں کے لئے مددگار۔ (۵): منافق کے لئے غم۔ (۶). طاعت میں زیادتی۔

''ویقال اذا کان مع المؤمن العصا یهرب منه الشیطان ویخشیٰ منه المنافق والفاجر وتکون قبلته اذا صلی وقوۃ اذا اعیا'' اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب مؤمن کے پاس عصا ہو تو شیطان اس سے بھاگتا ہے اور منافق و فاجر اس سے ڈرتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھتا ہے تو یہ اس کا قبلہ ہوتا ہے اور جب تھک جائے تو اس کی طاقت ہے۔

''قلت: منافع العصا کثیرة ولها مدخل فی مواضع من الشریعة: منها تتخذ قبلة فی الصحراء'' (تفسیر قرطبی: جلد: ۱۱: صفحہ: ۱۸۷، ۱۸۸) امام قرطبی فرماتے ہیں کہ عصا میں بہت سے فوائد ہیں اور شریعت کے بہت سے معاملات میں اس کا عمل دخل ہے۔ اور ان میں سے یہ بھی ہے کہ صحراء میں یہ قبلے کا کام دیتا ہے۔

مولوی محمد شفیع ''معارف القرآن'' جلد:۶: صفحہ:۱۶۳: میں لکھتے ہیں کہ ''ولی فیھا مآرب اُخریٰ'' کے تحت کہ اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ عصا کا ہونا (یعنی ہاتھ میں پکڑنا) انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ اور حضور ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بھی سنت ہے۔ اور اس میں بے شمار دنیوی اور دینی فائدے ہیں۔

اور تفسیر روح المعانی: جلد:۶: صفحہ:۱۷۷: میں ہے۔ ''ولی فیھا مآرب اخریٰ'' کے تحت لکھتے ہیں۔ ''واستدل بالآیة علی استحباب التوکؤ علی العصا وان لم یکن الشخص بحیث یکون وترا لقوسه وعلی استحباب الاقتصاد فی المرعیٰ بالهش وهو ضرب الشجر لیسقط الورق دون الاستصال لیخلف فینتفع به الغیر'' صاحب تفسیر روح المعانی ''ولی فیھا مآرب اخریٰ'' کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ آیت عصا پر ٹیک لگانے کے استحباب پر دلالت کرتی ہے اگرچہ کہ وہ بندہ کمان کی طرح ضعیف نہ ہو اور جانوروں کے چرانے میں درختوں کے پتے گرانے کے استحباب پر دلالت کرتی ہے۔ اور تفسیر نقرہ: صفحہ:۵۰: میں ہے۔

''در صحن سرائے یعقوب علیہ السلام درختی بود کہ ہر فرزند مراو را تولد نمود از اں درخت شاخی بیرون آمدی چوں فرزند بکمال رسیدی شاخ سطر شدہ یعقوب علیہ السلام قطع نمودی بآں فرزند تعین نمودی چرا کہ رسم انبیاء علیہم السلام چنین بود کہ ہیچ پیغمبر و پیامبر زادہ بی عصا نبودی وسنت ہمہ انبیاء علیہم السلام بود ست عصا داشتن''۔

ترجمہ: حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر میں ایک درخت تھا۔ جب بھی ان کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوتا تو ایک شاخ باہر آجاتی اور جب وہ بچہ بالغ ہو جاتا تو وہ شاخ ہری ہو جاتی۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام اس شاخ کو توڑ کر اس کے ہاتھ میں دبا دیتے۔ کیونکہ تمام انبیاءِ

کرام اوران کے فرزندوں کی عادت تھی کہ وہ کبھی بھی بغیر عصا کے نہیں رہتے تھے اور عصا پکڑنا تمام انبیاءِ کرام کی سنت ہے۔اوراسی میں دوسری روایت ذکر کی ہے۔

''قال رسول اللہ ﷺ ایعجز احدکم ان تکون فی یدہ عصا فی اسفلہ عکازۃ یتکی علیھا اذا وعیٰ ویمیط بھا الاذی عن الطریق ویقتل بھا الھوام ویقاتل بھا السباع وتتخذھا قبلۃً بارض فلاۃ''

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ اس کے ہاتھ میں عصا ہو جس کے نچلے سرے پر نوک ہو، جس پر وہ ٹیک لگائے جب کہ وہ تھک جائے اور اس سے راستے کی تکلیف دہ چیز کو ہٹائے اور نقصان دہ کیڑوں کو مارے اور درندوں کو قتل کرے اور کھلے میدان میں اسے قبلہ بنائے۔

تبیان القرآن میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب عصا کے فوائد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ صبح کے وقت عیدگاہ جاتے اور آپ کے سامنے عصا اٹھایا جاتا اور عیدگاہ میں آپ کے سامنے گاڑ دیا جاتا اور آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ قضاء حاجت کے لئے جاتے تو میں اور ایک نوجوان (حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آپ کے ساتھ جاتے تھے ہمارے ساتھ نیزہ یا عصا ہوتا تھا اور ہمارے ساتھ ایک مشکیزہ ہوتا تھا جب آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم آپ کو مشکیزہ دے دیتے۔ (تبیان القرآن: جلد:۷:صفحہ:۲۶۰)

''عن انس ان اسید بن خضیر وعباد بن بشر تحدثا عند النبی ﷺ فی حاجۃ لھما حتی ذھب من اللیل ساعۃ فی لیلۃ شدیدۃ الظلمۃ ثم خرجا

من عند النبی ﷺ ینقلبان وبید کل واحد منھما عصیّة فاضاء ت عصا احدھما حتی مشیا فی ضوء ھا حتی اذا افترقت بھما الطریق اضاء ت للاخر عصا فمشی کل واحد منھما فی ضوء عصا حتی بلغ اھلہ"

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُسید بن حُضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عباد بن حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجت کے متعلق گفتگو فرما رہے تھے حتی کہ رات کا ایک حصہ گذر گیا اور وہ رات بہت اندھیری تھی پھر وہ دونوں حضرات حضور ﷺ کی خدمت سے اٹھ گئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں عصا تھا پس اس میں سے ایک عصا روشن ہو گیا حتی کہ وہ دونوں حضرات اس کی روشنی میں چلنے لگے یہاں تک کہ دونوں کے راستے الگ الگ ہو گئے پھر دوسرے کا عصا بھی روشن ہو گیا تو ہر ایک اپنے اپنے عصا کی روشنی میں چلنے لگے یہاں تک کہ وہ اپنے اپنے گھر پہنچ گئے۔ (مشکوٰۃ شریف: باب الکرامات: جلد:۲: صفحہ:۵۴۴)

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی اپنے ہاتھ میں عصا رکھا کرتے تھے۔ عصا کے پکڑنے کے بارے میں بہت سے دلائل ہیں لیکن طوالت کے خوف سے ہم انہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ فضائل عصا بیان کرنے کے بعد ہم ایک مسئلے کی طرف آتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ دوران خطبہ عصا پکڑنا مستحب ہے یا مکروہ؟ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ عصا پکڑنا خطبے میں اس کا کوئی ثبوت ہی نہیں بلکہ غیر مشروع ہے۔ تو یہ حضرات ان روایتوں کے متعلق کیا کہیں گے جو خطبے کے دوران عصا پکڑنے کی سنت پر دلالت کرتی ہیں۔

''فی روایة ابی داؤد ان رسول اللہ ﷺ قام ای فی الخطبة متکأ علی عصا او قوس کذا رواہ البراء بن عازب ومحمد بن السکن وفی شامی ونقل القهستانی عن عید المحیط ان اخذ العصا سنة کالقیام'' (ردالمحتار: صفحہ: ۲۷۷، ابوداؤد: جلد:۳: صفحہ:۶۸۴)

مندرجہ بالا حدیث اور شامی کے فتویٰ سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نے خطبہ کے وقت عصا ہاتھ میں لیا ہے جو کم از کم سنت پر دلالت کرتا ہے اور ان دلائل کی موجودگی میں کسی شخص کا کہنا کہ عصا ہاتھ میں لینے کا ثبوت نہیں اور خطبے میں غیر مشروع ہے یہ بہت بڑی جسارت ہے اس سے لازم کہ خطیب کو استغفار کرے اور کوئی بات بلا دلیلِ شرعی نہ کرے۔ قہستانی نے کہا کہ عصا ہاتھ میں لینا سنت ہے۔

فتاویٰ نوریہ: جلد:۱: صفحہ:۶۷۴: فقیہ اعظم مفتی ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی قدس سرّہ العزیز تحریر کرتے ہیں۔ ''خطبہ میں عصا ہاتھ میں لینا سنت ہے''۔ (مسند امام احمد: المکتبہ الاسلامی بیروت: جلد:۴: صفحہ:۲۱۲، سنن ابی داؤد: جلد:۱: صفحہ:۱۵۶)

سنن بیہقی: جلد:۳: صفحہ:۲۰۶: میں حضرت حکیم بن حزن کلفی کی حدیث طویل میں بالفاظِ متقاربہ ہے۔ ''والنظم عن المسند فلبثنا عند رسول اللہ ﷺ ایاما شهدنا فیها الجمعة فقام رسول اللہ ﷺ متوکأ علی قوس او قال عصا'' (مواہب لدنیہ: جلد:۷: صفحہ:۳۸۴: مطبوعہ مع شرح الزرقانی) میں ہے۔ ''وعند ابی داؤد باسناد حسن انه ﷺ قام متوکئا علی قوس او عصی فی خطبة الجمعة'' (سنن ابن ماجہ: صفحہ:۷۹، سنن بیہقی: جلد:۳: صفحہ:۲۰۶: میں حضرت سعد مؤذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بالفاظِ مقاربہ ہے۔ ''اذا خطب فی الجمعة خطب علی عصی'' امام جلال الدین

سیوطی نے جامع صغیر: جلد:۲: صفحہ:۲۸۰: میں اس حدیث کی تصحیح فرمائی۔ مستدرک حاکم: جلد:۳: صفحہ:۶۰۷: میں انہی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ عیدین کے متعلق ہے۔

''ویخطب ﷺ علی عصا''سنن بیہقی: جلد:۳: صفحہ:۳۰۰: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ اضحیٰ کے متعلق ہے۔''واعطی ﷺ قوسا او عصا فاتکأ علیها ''اور سنن ابی داؤد: جلد:۱: صفحہ:۱۶۲: کی اسی حدیث میں ہے۔''نوول یوم العید قوسا فخطب علیه ﷺ ''زرقانی علی المواہب: جلد:۷: صفحہ:۳۸۴: اور جلد:۷: ۳۹۴: میں مکرّرا ہے۔''وفی ابی داؤد کان ﷺ اذا قام یخطب اخذ عصا فتوکأ علیها وهو علی المنبر ''کتاب الام: جلد:۱: صفحہ:۲۰۰: (للامام شافعی) میں حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تابعی جلیل القدر کی حدیث مرسل ہے۔اسناد کے بعد ہے۔''قلت لعطاء اکان رسول الله ﷺ یقوم علی عصا اذا خطب قال نعم کان یعتمد علیها اعتمادا''

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جامع صغیر: جلد:۲: صفحہ:۲۸۰: میں حدیث کا ذکر فرما کر تصحیح فرمائی۔ سنن بیہقی: جلد:۳: صفحہ:۲۰۶: میں بھی اس حدیث کو بالاسناد ذکر فرمایا ہے اور المنیر شرح جامع صغیر: جلد:۳: صفحہ:۱۲۴: میں ہے۔''قال الشیخ حدیث صحیح ''طحطاوی علی المراقی: صفحہ:۳۰۹: میں محقق ابن امیر حاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔''انه ثبت انه ﷺ قام خطیبا بالمدینة متکئًا علی عصا او قوس کما فی ابی داؤد وکذا رواه البراء بن عازب عنه ﷺ وصححه ابن السکن ''شامی: جلد:۶: صفحہ:۲:۷۷: میں درالمختار کی عبارت''وفی الخلاصة ویکره ان یتکئ علی قوس او عصا ''کی تضعیف میں فرمایا۔''استشکله فی الحلیة بانه فی روایة ابی داؤد انه

ﷺ قام ای فی الخطبة متو کئًا علی عصا او قوس اھ ونقل القھستانی عن عید المحیط ان اخذ العصا سنة کالقیام'' (فتاویٰ نوریہ: جلد:۱صفحہ:۶۷۶)

''الجامع الاحکام القرآن ''میں ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔''والاجماع منعقد علی ان الخطیب یخطب متو کئًا علی سیف او عصا ولاینکرھا الا جاھل ''یعنی اس بات پر اجماع منعقد ہوا ہے کہ خطیب جب خطبہ دے تو تلوار یا عصا پر ٹیک لگا کر خطبہ دے اور اس کا انکار صرف جاہل کرے گا۔(جلد:۱۱:صفحہ:۱۸۸)

حضرت صدر الشریعۃ مفتی علامہ محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ امجدیہ: صفحہ:۲۸۷: پر فرماتے ہیں۔خطبہ کے وقت عصا وغیرہ ہاتھ میں لینے کے بارے میں فقہاء کے اقوال بہت مختلف ہیں۔درمختار میں ہے۔''یخطب الامام بسیف فی بلدة فتحت به کمکة والا لا کالمدینة وفی الحاوی القدسی اذا فرغ المؤذنون قام الامام والسیف فی یسارہ وھو متکئ علیه''

ترجمہ: جو شہر تلوار سے فتح ہوئے اس میں خطبہ تلوار پر ٹیک لگا کر دے جیسا کہ شہرِ مکہ اور جو شہر تلوار سے فتح نہ ہوئے اس میں نہیں اور حاوی قدسی میں ہے جب مؤذن اذان سے فارغ ہو تو جب امام کھڑا ہو خطبے کے لئے تو اس کے بائیں طرف تلوار ہو جس پر وہ ٹیک لگا کر کھڑا ہو۔

مصنف عبدالرزاق میں الحافظ الکبیر ابی بکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک علیحدہ باب ''باب اعتماد رسول اللہ ﷺ علی العصا'' باندھا ہے۔

''عبد الرزاق عن ابن جریج قال: قلت لعطاء: أ کان النبی ﷺ یقوم اذا خطب علی عصا؟ قال نعم، کان یعتمد علیھا اعتمادًا'' (صفحہ:۱۸۳)

ترجمہ: حضرت ابن جریج نے حضرت عطا سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ عصا کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے جب خطبہ دیتے۔ تو انہوں نے کہا جی ہاں، نبی ﷺ اس پر ٹیک لگاتے تھے۔

"عبد الرزاق قال: اخبرنی جعفر بن محمد عن ابیه ان النبی ﷺ کان یتخصّر. والمِخصرة بکسر المیم ما یتوکأ علیه کالعصا" (صفحہ:۱۸۴)

ترجمہ: عبدالرزاق نے کہا کہ مجھے جعفر بن محمد نے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ ٹیک لگایا کرتے تھے۔ اور مخصرہ میم کے کسرہ کے ساتھ وہ چیز یا آلہ جس پر ٹیک لگایا جائے جیسا کہ عصا۔

"عبد الرزاق عن الاسلمی عن ابی جابر عن ابن المسیب ان النبی ﷺ اعطی عبداللّٰه بن انیس السلمی عصا فقال: خذ هٰذه فتخصّر بها واعلم ان المتخصّر یوم القیامة قلیل. قال: فلما مات عبدالله بن انیس دفنت تلک العصا معه" (صفحہ:۱۸۵)

ترجمہ: حضرت ابن المسیب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن انیس سلمی کو ایک عصا دیا اور فرمایا کہ اس پر ٹیک لگایا کرو۔ اور جان لو کہ ٹیک لگانے والے لوگ قیامت میں کم ہوں گے۔ راوی نے کہا۔ جب حضرت عبداللہ بن انیس فوت ہوئے تو ان کے ساتھ اس عصا کو بھی دفن کر دیا گیا۔

لہٰذا جب عصا کا سنت ہونا قرار پایا اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید " یعنی جس نے فسادِ امت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما تو اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس پُرفتن دَور میں عصا کا پکڑنا چاہے خطبہ کے دوران ہو یا اس کے علاوہ، سنت ہے۔ لہٰذا جو خطبے کے دوران عصا پکڑتا ہے تو اس کے لئے

باعث ثواب ہے اور جو نہیں پکڑتا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے مگر اس کو حقارت سے دیکھنا اور یہ کہنا کہ مکروہ ہے ناجائز ہے تو یہ سخت گمراہی ہے۔ گذشتہ سطور میں یہ مذکور ہو چکا ہے کہ عصا پکڑنا انبیاءِ کرام علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہے۔ لہٰذا جو اس کو استخفاف کی نظر سے دیکھے تو اس کے بارے میں فقہاءِ کرام فرماتے ہیں۔ ''من عاب نبیا بشیٔ او لم یرض بسنة النبی من المرسلین فقد کفر ''یعنی جس نے کسی نبی کو کسی عیب کی نسبت لگائی یا مرسلین میں سے کسی نبی کی سنت پر راضی نہ ہوا تو اس نے کفر کیا۔

''فمن قال لرجل احلق رأسک واقلم اظفارک فانها سنة رسول اللہ ﷺ فقال ذالک الرجل لا افعل وان کان سنته فقد کفر''

ترجمہ: کسی نے کسی شخص سے کہا کہ اپنا سر منڈاؤ اور ناخن کٹواؤ کیونکہ یہ سنت رسول ﷺ ہے تو اس نے کہا کہ میں یہ نہیں کرتا اگر چہ کہ سنتِ نبی ﷺ ہو تو اس نے کفر کیا۔

''وقیل لو قال للآخر اعمم او خذ العصا لان هٰذا سنة النبی ﷺ فقال ذالک الرجل لا افعل وان کان سنته فهو کافر'' (فتاویٰ تاتارخانیہ)

(بحوالہ: حمایة الانبیاء عن توهین الاشقیاء: صفحه: ۴۵)

اخبرنا ابو عمرو محمد بن عبد اللہ الادیب ثنا ابو احمد بن عدی الحافظ ثنا ابو العباس الولید بن حماد بن جابر الزیات بالرملة ثنا یزید بن خالد بن مرشک بن یزید بن نصیر القرشی ثنا شهاب بن خراش عن شعیب بن رزیق عن الحکم بن حزن الکلفی قال: أتیناه فانشأ یحدثنا عن رسول اللہ ﷺ قال: وفدنا علی رسول اللہ ﷺ سابع سبعة او تاسع تسعة فأذن لنا علیه فدخلنا علیه فسلمنا فقلنا: زرناک یا رسول اللہ ﷺ لتدعو اللہ لنا

اتدعو لنا بخير قال: فدعا لنا بخير فامر بنا فانزلنا وامر لنا بشئ من تمر والشان اذ ذاک دون قال: فاقمت عند رسول اللہ ﷺ ایاما شهدنا فيها الجمعة فقام رسول اللہ ﷺ يتوكأ على قوس او قال على عصا فحمد اللہ واثنى عليه بكلمات خفيفات طيبات مباركات، ثم قال: "ايها الناس انكم لن تطيقوا او انكم لن تفعلوا كلما امرتم به ولكن سددوا وقاربوا وابشروا"

وكذالک رواه سعيد بن منصور وغيره عن شهاب بن خراش.

اخبرنا ابو سعد المالينى، انبا ابو احمد بن عدى ثنا ابو يحيى محمد بن سعيد الحرانى الدمشقى، ثنا هشام بن عمار، حدثنا عبدالرحمن بن عمار بن سعد مؤذن رسول اللہ ﷺ قال: حدثنى ابى عن آبائه ان رسول اللہ ﷺ كان اذا خطب فى الحرب خطب على قوس واذا خطب فى الجمعة خطب على العصا.

اخبرنا ابو زكريا بن ابى اسحاق المزكى، انبا ابو عبداللہ بن يعقوب الشيبانى، ثنا ابو احمد محمد بن عبدالوهاب، انبا جعفر بن عون، عن ابن جريج قال: قلت لعطاء: أ كان رسول اللہ ﷺ يقوم اذا خطب على عصا؟ قال: نعم وكان يعتمد عليها اعتمادًا. (السنن الکبریٰ: جلد:۳: صفحہ:۲۹۲)

حرّرہ: فقیر سید عبدالحق شاہ سیفی ترمذی۔

بسم الله الرحمن الرحیم

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

الاباحة اصل فی الاشیاء

فی

جواز الجهر بالذکر مع نعت المصطفیٰ ﷺ

خادم الاولیاء والعلماء

سیّد احمد علی شاہ

السیفی النقشبندی

الناشر

شعبۂ نشر و اشاعت

جامعہ امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کراتشی باکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تسبیحاتِ نجات

سراج الفقہاء، امام الائمہ، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:
میں نے رب العزت کو خواب میں ننانوے مرتبہ دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں سوچا اگر ایک مرتبہ پھر دیکھنا نصیب ہوا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا کہ قیامت کے دن تیرے عذاب سے تیری مخلوق کیسے نجات پا سکتی ہے؟ فرماتے ہیں پھر میں نے اللہ سبحانہ تعالیٰ کا خواب میں سوویں مرتبہ دیدار کیا تو میں نے عرض کیا۔ اے میرے رب تیری ثناء عظیم ہے اور تیرے اسماء مقدس ہیں۔ قیامت کے دن تیرے عذاب سے تیرے بندے کیسے نجات پا سکتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو صبح و شام یہ تسبیحات پڑھے اس نے میرے عذاب سے نجات پائی۔

(فتاویٰ شامی، جلد اوّل صفحہ نمبر ۳۸، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ ط سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ ط سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ ط سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ ط سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَآءٍ جَمَدٍ ط سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا ط سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدًا ط سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ط سُبْحَانَ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

Print by : JAMEEL BROTHERS 0332-2316945